REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

بروز سہ شنبہ
۲۳ جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ
فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۴ صلح ۱۳۳۷ ہش | ۱۴ جنوری ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

ربوہ ۱۳ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

کراچی میں برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن کا پُرتپاک خیر مقدم

وزیر اعظم ملک نون سے ایک گھنٹے تک بات چیت، دولتِ مشترکہ کی افادیت پر زور

کراچی ۱۲ جنوری۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ہیرلڈ میکملن نے یہاں وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون سے ملاقات کی۔ ان کی بات چیت تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہی۔ وزیر صنعت مسٹر مظفر علی قزلباش بھی اس گفتگو میں شریک تھے۔ دونوں وزرائے اعظم منگل کو پھر ملاقات کریں گے۔

وزیر اعظم برطانیہ اپنی اہلیہ کے ہمراہ ساڑھے گیارہ بجے دن دہلی سے بذریعہ طیارہ کراچی پہنچے۔ آپ چار روز تک پاکستان کا سرکاری دورہ کریں گے ہوائی اڈے پر مسٹر میکملن کا پُرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ استقبال کرنے والوں میں وزیر اعظم ملک نون کے علاوہ مرکزی وزراء سفارتی نمائندے۔ اعلیٰ سول اور فوجی حکام اور معزز شہری شامل تھے۔ بحریہ کے بینڈ نے انگلستان اور پاکستان کے قومی ترانے بجائے اور پنجاب رجمنٹ کے ایک دستے نے معزز مہمانوں کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔

ہوائی اڈے کی عمارت کی بالائی گیلریاں تماشائیوں سے بھری ہوئی تھیں جو پرجوش انداز میں تالیاں بجا رہے تھے۔ ان لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے برطانوی وزیر اعظم نے کہا۔ اس حیرت انگیز استقبال سے میں اور میرے رفقاء بے حد متاثر ہوئے ہیں اور ہمیں توقع ہے کہ اس سے نہ صرف برطانیہ کے عوام بلکہ دنیا کا ہر برطانوی شہری ہماری ہی طرح متاثر ہوگا۔"

اس سے قبل وزیر اعظم نون نے اپنی حکومت اور اہلِ پاکستان کی طرف سے مسٹر میکملن کا خیر مقدم کرتے ہوئے ایک مختصر سی تقریر کی اور کہا کہ برطانوی وزیر اعظم اپنے ساتھ جمہوریت کی ایک ہزار سالہ عظیم روایات اور ایک عظیم قوم کا وقار لے آئے ہیں۔

صدر آئزن ہاور روسی وزیر اعظم کا منصوبہ منظور کر لینگے؟

تاہم وہ سربراہوں کی کانفرنس جلد بلانے کیلئے تیار نہیں ہیں

لندن ۱۳ جنوری انگلستان کے اخبار "سنڈے ڈیسپیچ" نے اپنے نامہ نگار مقیم نیویارک کے حوالہ سے یہ خبر شائع کی ہے کہ صدر آئزن ہاور نے امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس کے مشورہ کے خلاف بڑی بڑی حکومتوں کے سربراہوں کی اعلیٰ کانفرنس منعقد کرنے سے متعلق روسی وزیر اعظم مارشل بلگانن کا منصوبہ منظور کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اخبار مذکور نے مزید لکھا ہے تاہم صدر آئزن ہاور مارشل بلگانن کی یہ درخواست منظور کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ مجوزہ کانفرنس آئندہ دو یا تین ہفتوں کے اندر اندر ہی منعقد ہو۔

وزیر اعظم کے پولیٹیکل سکرٹری کا تقرر

کراچی ۱۳ جنوری۔ راجہ احمد علی کو وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون کا پولیٹیکل سکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ آپ ۱۹۵۱ء میں پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے تھے۔ اور سابق صوبہ پنجاب میں ملک نون کی کابینہ میں پارلیمنٹری سیکرٹری تھے۔

ضروری اطلاع

جن دوستوں نے "وقف جدید" کی مد میں وعدے یا نقد رقوم بھجوائی ہیں۔ انہیں رسیدگی کی اطلاع بھجوائی جا رہی ہے۔ احباب مطمئن رہیں۔ نیز جن دوستوں نے اپنے تئیں وقف کے لئے پیش کیا ہے۔ ان کو بھی اطلاع بھجوائی جا رہی ہے ویسے آخری فیصلہ سے ان کو اطلاع بعد میں بھجوائی جائے گی

ایسے واقفین جنہوں نے اپنے کوائف اور پتہ جات مکمل نہیں بھجوائے۔ انہیں چاہیئے کہ اپنے مکمل کوائف و پتہ جات سے اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے متعلق فیصلہ کرنے میں آسانی رہے۔ نیز انہیں اپنے حلقہ میں مزید دوستوں کو وقف کرنے کی ترغیب دلانی چاہیئے

سید میر احمد باہری
انچارج "وقف جدید" — دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

صدر سوکارنو ۱۹ جنوری کو شام پہنچیں گے

دمشق ۱۳ جنوری۔ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر احمد سوکارنو جو آج کل ایشیا کا دورہ کر رہے ہیں۔ صدر شام شکری القوتلی کی دعوت پر ۱۹ جنوری کو شام پہنچ رہے ہیں۔ نظر ثانی شدہ۔ پروگرام کے مطابق صدر سوکارنو ۱۰ جنوری کو قاہرہ سے دو روز کے لئے یوگوسلاویہ بھی جائیں گے۔

مغربی طاقتوں کو مشورہ

نیو یارک ۱۳ جنوری۔ امن کا نوبل پرائز پانے والے کینیڈا کے سابق وزیر خارجہ مسٹر لیسٹر پیرسن نے مغربی طاقتوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ مشرقی و مغربی مسائل پر روس کے ساتھ سفارتی سطح پر سنجیدہ اور مکمل گفت و شنید کریں۔ آپ نے سربراہوں کی کانفرنس جلد بلانے کی تجویز کی افادیت پر شبہ ظاہر کیا۔

ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال پر پابندی

ماسکو ۱۳ جنوری۔ روس کے وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو نے ایک اطالوی وفد کو بتایا ہے۔ کہ سوویٹ یونین ریپاکی منصوبہ کی توسیع کی حامی ہے۔ یاد رہے یہ منصوبہ پولینڈ کے وزیر خارجہ مسٹر آدم ریپاکی نے پچھلے مہینے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پیش کیا تھا۔ اس میں تجویز پیش کی گئی تھی کہ پولینڈ چیکوسلاویکیہ اور مشرقی و مغربی جرمنی اپنے علاقے میں ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال پر پابندی لگانا منظور کر لیں۔

فرانس کیلئے امریکی قرضہ

پیرس ۱۳ جنوری۔ فرانس کا ایک وفد مشن واشنگٹن روانہ ہو گیا ہے۔ جہاں وہ ساڑھے پینتیس کروڑ ڈالر قرضہ حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس قرضے کا مقصد فرانس کو اقتصادی تباہی سے بچانا ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۵۸ء

مسلماں را مسلماں باز کردند

کہتے ہیں کسی بادشاہ کے وزیر سے درباری بہت جلتے تھے۔ اور ہر دم تاڑ میں رہتے کہ اسے بادشاہ کی نظروں سے گرایا جائے۔ چنانچہ ایک دن انہوں نے مشورہ کرکے بادشاہ سے کہا کہ وزیر صاحب بڑے زیرک ہیں چاہیں تو ہوا میں محل تیار کر دیں۔ بادشاہ لوگ بھولے تو ہوتے ہی تھے درباریوں کے چکمہ میں آگیا۔ اور وزیر کو حکم دے دیا کہ یا تو ایک ہفتہ کے اندر میرے لئے ہوا میں محل بناؤ ورنہ مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وزیر یہ نادر شاہی حکم سنکر سکتہ میں آگیا انکار کی مجال نہ تھی۔ اچھا کہکر چلا آیا وزیر کی لڑکی بڑی زیرک تھی۔ باپ کو مغموم پایا تو اس کا سبب پوچھا وزیر نے بتایا تو لڑکی نے جھٹ کہا کہ یہ تو کوئی بات نہیں۔ آپ ایک سال کی مہلت مانگیں محل میں تیار کردوں گی۔ وزیر دوڑے دوڑے بادشاہ سے ایک سال کی مہلت مانگ لایا۔ وزیر کی لڑکی نے کچھ طوطے منگوائے اور انکو پڑھانا شروع کیا کہ اینٹ گارا لاؤ محل تیار کریں۔ جب طوطے خوب طاق ہو گئے تو ایک دن لڑکی باپ سے کہنے لگی بادشاہ اور درباریوں وغیرہ کو جمع کریں ہم محل تیار کریں گے۔ جب بادشاہ اور درباری جمع ہوئے تو لڑکی نے طوطوں کو ہوا میں چھوڑ دیا۔ تمام طوطے چاروں طرف ہوا میں اڑنے لگے اور کہتے جاتے اینٹ گارا لاؤ محل تیار کریں۔ وزیر نے لڑکی کے سکھانے پر بادشاہ سلامت سے دست بستہ عرض کیا کہ حضور درباریوں سے کہیں کہ اینٹ گارا اوپر پہنچائیں تاکہ راج محل تیار کیا جائے۔ بادشاہ تو بھولا تھا ہی اس نے درباریوں کو حکم دیا کہ فوراً اینٹ گارا پہنچاؤ۔ ورنہ مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اب درباری لگے بغلیں جھانکنے۔ آخر گڑگڑا کر معافیاں مانگنے لگے۔

فی زماننا تجدید واحیائے دین کے دعویدار بھی اسی طرح اینٹ گارے کے بغیر ہوا میں محل تیار کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہم ایک ماہنامہ سے کچھ عبارت نقل کرتے ہیں:۔

"مسلمانو! اگر تم اپنے میں صلاحیت کا جذبہ رکھتے ہو تو آج سے تجدید عہد کر لو کیونکہ موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں تجدید عہد کرنے والے ہی کام آسکیں گے

مضطرب ہے پھر تجھے قدرت اٹھانے کیلئے
الجھاں زندگی پر آج چھانے کے لئے

دعوتِ الی الحق

بیعکم الذی بایعتم بہ
وذالک ھو الفوز العظیم۔

ترجمہ۔ خوش ہو جاؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے اللہ سے کیا ہے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

فی الوقت مسلمانوں کی حالت ان کے باہمی مناقشات۔ مسائل کی تفریق فرقہ بندیاں اور ایمان و عمل کی کمزوری تہذیب نو کا سیلاب اور سب سے بڑھکر اسلام کے مقابلے میں باطل پرستی کی صف آرائیاں ثابت کرتی ہیں کہ اگر کچھ عرصہ اس طرف توجہ نہ دی گئی۔۔ تو یقیناً اسلام دنیا سے مٹ جائے گا چنانچہ ان تمام واقعات اور حالات کو دیکھتے ہوئے اسلام کے دوبارہ زندہ کرنے کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ تمام مسلمان متحد اور متفق ہوکر ایک مرکز پر جمع ہو جائیں۔ لیکن چونکہ مسلمان عقائد کی تفریق کی بناء پر باہم لا انتہا بعد رکھتے ہیں اور یہ فاصلہ ناقابل تسخیر نظر آتا ہے۔ اس لئے اس قسم کی ہر ایک کوشش محض بے سود ہے۔ ہاں اگر کوئی صورت ہمارے باہمی اتحاد کی ہو سکتی ہے۔ تو وہ یہ ہے کہ ہم اس میدان خار دار سے جس میں کہ اس وقت ہم موجود ہیں جس میں باہم سر پھٹول ہو رہے ہیں، ساڑھے تیرہ سو سال پیچھے ہٹ کر رسالت محمدیہ کے آفتاب کی روشنی میں اپنا محاذ عمل قائم کریں۔ اور اس طرح اسلام کے اولین دور کو عصر حاضر میں کھینچ لائیں۔ بلاشبہ اسلام اسی کا نام ہے جو ۶ء کے شروع میں عرب کی مبارک سرزمین میں ظہور پذیر ہوا۔ اور بلاشبہ اسلام اسی کا نام ہے۔ جو اس وقت قرآن پاک کے تیس پاروں میں مرکوز و محفوظ ہے اس کے علاوہ احادیث نبوی ہیں چونکہ وہ اپنے الفاظ کے آئینہ میں ہمارے اوپر مذہب معاشرت۔ علم تمدن کا اسلامی نقطۂ نظر اور آیات قرآنی کی اس تفسیر کو پیش کرتی ہیں جو بانی اسلام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عملی صورت میں فرمائی تھیں۔ اس لئے محض یہی دونوں کتابیں ہمارے پیش نظر ہونی چاہئیں۔ پس اگر کوئی چیز مسلمانوں کو مرکز واحد پر جمع کر سکتی ہے۔ تو وہ صرف کلام الٰہی اور اس ہستی کے افعال و اقوال کے عکس کی ہو سکتی ہے۔ جس پر کلام ربانی نازل ہوا چنانچہ اس عظیم الشان مقصد میں کامیابی کو حاصل کرنے کے لئے تجدید عہد الی الحق کا سلسلہ جاری کرنے کا عزم کیا گیا ہے۔ بلاشبہ ظلمت و کفر کے ان ٹڈی دل لشکروں کو جو اسلام کو نرغہ میں لئے ہوئے ہیں عہد الی الحق کرنے والے تازہ دم مجاہد ہی فتح کر سکتے ہیں انہی مجاہدوں کے ایمان و عمل کا عملی مظاہرہ دور موجودہ میں اسلام کے عہد زریں کی صحیح تصویر کھینچ سکتا ہے"۔

یہ اقتباس ہم نے بطور ایک مثال کے پیش کیا ہے۔ ورنہ بہت سے مصلحین اسی ساز وسامان کے ساتھ تجدید واحیائے دین کے دعاوی لے کر کھڑے ہوتے ہیں اور لوگوں کو چند دن دھوکا دے کر نسیاً منسیاً ہو جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا عبارت پر غور فرمائیے صاحب تحریر کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کا احیاء محض ایک خیالی پلاؤ ہے۔ جو لفظوں لفظوں میں تیار ہو جائے گا۔ وہ اتنا نہیں سوچتے کہ تجدید عہد کے لئے کوئی ٹھوس وجہ ہونی چاہیئے۔ وہ اتنا نہیں سوچتے کہ قرآن وسنت تو شروع سے ہی چلے آئے ہیں۔ اور ان کی موجودگی میں مسلمانوں کی یہ حالت ہوئی ہے پھر مسلمانوں کی فرقہ بندیاں تو قرآن وسنت ہی کی مختلف توجیہات کی وجہ سے ہیں۔ اب محض قرآن وسنت کا نام لے دینے سے فرقہ بندیاں کس طرح ختم ہو سکتی ہیں۔ اور محض باتوں باتوں سے مسلمان کس طرح تیرہ سو سال پیچھے ہٹ کر صدر اول کی فضا پیدا کر سکتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ نہ تو اسلام کے تجدید و احیاء کے اصولوں کو سمجھتے ہیں۔ اور نہ قرآن وسنت کی حقیقت پر ایمان رکھتے ہیں۔ البتہ قرآن وسنت کو محض اپنی عقل کا غلام بنانا چاہتے ہیں۔

قرآن کریم میں تجدید واحیائے دین کا اصول اللہ تعالیٰ نے صاف لفظوں میں یہ بتایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر و
انا لہ لحافظون

یعنی ہم نے قرآن کریم کو نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ قرآن کریم کی اس آیت کی تشریح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر اس طرح فرمائی ہے کہ

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ
علی رأس کل مائۃ سنۃ
من یجدد لھا دینھا۔

یعنے اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر مجددین کو مبعوث کرتا رہے گا جو امت کے لئے دین کی تجدید و احیاء کیا کریں گے۔

تجدید و احیائے دین کے لئے اللہ تعالیٰ کا پروگرام تو یہ ہے۔ لیکن ہمارے خود ساختہ مصلحین کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پروگرام کو نہیں مانتے۔ ہم تو اپنا پروگرام چلائیں گے۔ مندرجہ بالا حوالہ اسی ذہنیت کو واشگاف کرتا ہے۔ دراصل یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں روکاوٹیں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اپنی تدبیر کو اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے زیادہ کارگر سمجھتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے پروگرام کے مطابق اپنے بندے مبعوث کرتا چلا آیا ہے۔ اور قرآن کریم میں جو خود اسلام کی حفاظت کا اس نے وعدہ کیا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ جو مجددین کی بعثت کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ وہ ہمیشہ عین وعدے کے مطابق پوری ہوتی چلی آئی ہے۔ چنانچہ چودھویں صدی کا مجدد جو مسیح موعود اور مہدی موعود کے نام سے پیشگوئیوں کے مطابق آنے والا تھا وہ آچکا ہے اور مسلمانوں کو تجدید عہد کی دعوت دے چکا ہے۔ جیسا کہ اس کا الہام ہے۔

چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق

تقریر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس برموقعہ جلسہ سالانہ

قسط نمبر ۶

پانچویں دلیل
علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا

یہ علامت کہ پسر موعود علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور اس کے ذریعہ دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا۔ ایک ایسی علامت ہے جو بغیر تائید الہٰی کسی میں نہیں پائی جا سکتی۔ اور نہ کوئی اپنی ذات میں ازراہِ کذب و افترا اس کو ثابت کر سکتا ہے کیونکہ اوّل فضیلت اور کمال کسی ولی کا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں:۔

"یہ ہے کہ علم قرآن اس کو عطا کیا جائے ...... وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) آپ فرماتا ہے کہ میں جس کو حقیقی پاکیزگی بخشتا ہوں اس پر قرآنی علوم کے چشمے کھولتا ہوں اور نیز فرماتا ہے کہ جس کو چاہتا ہوں علم قرآن دیتا ہوں اور جس کو علم قرآن دیا گیا اس کو وہ چیز دی گئی جس کے ساتھ کوئی چیز برابر نہیں۔"
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۶۳)

اور اشتہار ۲۰؍جولائی ۱۹۰۰ء میں فرمایا کہ علم معارف قرآن صرف راستباز بندوں کو دیا جاتا ہے۔ ان کے غیر کو نہیں دیا جاتا۔ اور فرماتے ہیں:۔

"بموجب آیت لایمسّہ الا المطھرون صرف پاک باطن لوگوں کو ہی کتاب عزیز کا علم دیا جاتا ہے لیکن صرف دعویٰ قابلِ تسلیم نہیں۔ بلکہ ہر ایک چیز کا قدر امتحان سے ہو سکتا ہے اور امتحان کا ذریعہ مقابلہ ہے کیونکہ روشنی ظلمت سے ہی شناخت کی جاتی ہے۔" (اشتہار بنام پیر مہر علیشاہ گولڑوی مورخہ ۱۵؍دسمبر ۱۹۰۰ء)

اور سابق امیر منکرین خلافت مولوی محمد علی صاحب مرحوم بھی لکھتے ہیں۔ کہ قرآن مجید کے۔

"مضامین عالیہ تک رسائی انہی لوگوں کو ملتی ہے جو اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کر کے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں یہ مطہرین کے قرآن شریف تک پہنچنے کے دو رنگ ہیں۔ ایک ظاہری اور ایک باطنی۔"
(ترجمۃ القرآن صفحہ ۱۱۸۱ نوٹ)

اور قرآن مجید کے معارف بیان کرنے میں مقابلہ کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نہ ایک بار چیلنج کیا بلکہ بار بار مخالفین کو مقابلہ کے لئے بلایا۔

۱۹۲۵ء میں آپ نے علماء دیوبند کو مقابلہ کی دعوت دیتے ہوئے لکھا:۔

"اگر حقائق و معارف سے وہ حقیقی معارف مراد ہیں جن سے قرآن کریم بھرا ہوا ہے اور جن میں انسان کے اخلاق و اعمال کی درستی اور اس کے تعلق باللہ کے اعلیٰ سے اعلیٰ ذرائع بتائے گئے ہیں۔ تو ان کے لکھنے میں ان مولویوں کو مَیں اپنے مقابلہ بلاتا ہوں۔ اگر وہ آئے تو دیکھیں گے کہ حضرت مرزا صاحب کے ایک ادنیٰ غلام کے مقابلہ میں ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ ان کی قلمیں ٹوٹ جائیں گی۔ انکے دماغوں پر پردے پڑ جائیں گے وہ کچھ نہیں لکھ سکیں گے اگر ان میں ہمت و جرأت ہے تو مقابلہ پر آئیں۔"
(الفضل ۱۶؍جولائی ۱۹۲۵ء)

(۲) پھر آپ نے ۱۹۳۶ء میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا تھا۔ یہ تفسیر کا کام میرا ہے یا اس کا جو مجھ سے ہو۔ اور اس طرح یہ دروازہ اپنی جماعت کے لئے بھی کھلا رکھا ہے۔

"اب مَیں نے بھی کئی بار چیلنج دیا ہے کہ قرعہ ڈالکر کوئی مقام نکال لو۔ اگر یہ نہیں تو جس مقام پر تمکو زیادہ عبور ہو بلکہ یہانتک کہ تم ایک مقام پر جتنا عرصہ چاہو غور کر لو اور مجھے نہ بتاؤ۔ پھر میرے مقابل پر آکر اسکی تفسیر لکھو۔ دُنیا فوراً دیکھ لیگی کہ علوم کے دروازے مجھ پر کھلتے ہیں یا ان پر۔ مگر کسی کو جرأت نہیں ہوتی کہ سامنے آئے۔"
(الفضل ۷؍مارچ ۱۹۳۶ء)

پھر ۸؍اپریل ۱۹۳۴ء کو لائلپور میں تقریر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے طفیل "مجھے بھی ایسے قرآن کریم کے معارف عطا کئے گئے ہیں کہ کوئی شخص خواہ کسی علم کا جاننے والا اور کسی مذہب کا پیرو ہو قرآن کریم پر جو بھی اعتراض کرے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قرآن سے ہی اس کا جواب دوں گا۔ مَیں نے بارہا دنیا کو چیلنج کیا ہے کہ معارفِ قرآن میرے مقابل میں لکھو حالانکہ مَیں کوئی مامور نہیں مگر کوئی اس کے لئے تیار نہیں ہوا۔ ...... میرا دعویٰ تو یہ ہے کہ نئے معارف بیان کر دوں گا۔" (تبلیغ حق صفحہ ۶۵)

۱۹۴۴ء میں اپنے آپ کو مصلح موعود والی پیشگوئی کا مصداق قرار دینے کے بعد آپ نے دہلی کے جلسہ عام میں فرمایا:۔

"مَیں جسے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے تمام علماء کو چیلنج دیتا ہوں کہ میرے مقابلہ میں قرآن کریم کے کسی مقام کی تفسیر لکھیں۔ اور جتنے لوگوں سے اور جتنی تفسیروں سے چاہیں مدد لیں مگر خدا کے فضل سے پھر بھی مجھے فتح حاصل ہوگی۔"
(الفضل ۲۳؍اپریل ۱۹۴۴ء)

الغرض اس پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو علوم ظاہری و باطنی سے وافر حصہ عطا فرمایا۔ اور قرآن مجید کے حقائق و معارف کا دروازہ آپ پر کھول دیا۔

علاوہ ازیں آپ نے اہم سیاسی مسائل میں مسلمانوں کی راہنمائی فرمائی۔ مسجد کانپور کا واقعہ۔ بزرگوں کی توہین اور ملکی قانون۔ مطالبہ آزادی کی تحریک۔ ترکوں سے اظہار ہمدردی تحریک ہجرت۔ تحریک عدم تعاون ملکانہ شدھی کی تحریک وغیرہ مسائل میں مسلمانوں کی صحیح رنگ میں مدبرانہ راہنمائی فرمائی۔

پھر دو قوموں کا تصور جس پر بقول قائد اعظم محمد علی جناح مرحوم پاکستان بنا آپ نے نہایت شد و مد سے پیش کیا۔ چنانچہ سائمن کمشن کے سامنے آپ نے جداگانہ انتخاب کے متعلق پیش کرنے کا مشورہ دیا۔ اور آل مسلم پارٹیز کانفرنس شملہ اور اس کے بعد بھی جداگانہ انتخاب کے لئے زور دیا۔ آپ نے "مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ" میں تحریر فرمایا:۔

"مسلمانوں کے سامنے مذہب اور قومیت کا سوال ہے۔ یہاں دو مختلف قومیں اور زبردست قومیں بستی ہیں۔ جن کے مذہب الگ ہیں۔ اور جن کے تمدن کے اصول الگ ہیں۔ پس ایک مستقل اکثریت کے مقابلے میں ایک مستقل اقلیت بن کر رہنے کے لئے وہ کس طرح تیار ہو سکتے ہیں۔ جب تک کہ ان کے حقوق کی حفاظت کا انتظام نہ ہو جائے۔"
(صفحہ ۹۸)

(باقی)

خادم صاحب مرحوم

(از مکرم ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ)

ملک عبد الرحمٰن صاحب گجراتی نے اپنے لئے خادم تخلص چنا۔ در حق یہ ہے کہ آپ نے خادم کہلانے کا حق ادا کر دیا۔ آپ خادم رہے زندگی بھر اسلام کے خادم رہے احمدیت کے خادم رہے مسلمانوں کے خادم رہے دنیا کے ہر طبقہ کے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی اس کے ظالم ہونے کی حالت میں بھی مدد کر اور مظلوم ہونے کی حالت میں بھی مدد کر۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی۔ کہ حضور مظلوم کی مدد کرنا تو سمجھ میں آتا ہے۔ مگر ظالم کی مدد کا مفہوم کیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظالم کو ظلم کرنے سے روکنا یہ بھی اس کی مدد کرنا ہے۔

سو خادم صاحب نے اسلام اور احمدیت کی خدمت تو اس رنگ میں کی۔ کہ بہترین اور مضبوط دلائل احسن پیرایہ میں دنیا کے سامنے تقریر اور تحریر کے ذریعہ پیش کئے اور غیروں کی خدمت اس رنگ میں کی۔ کہ ان کے مذاہب کے کمزور پہلوان کے سامنے نمایاں طور پر پیش کئے اور کئی سعید روحوں نے آپ کی اس خدمت سے فائدہ اٹھایا۔ اور صداقت کو پہنچنے اور قبول کرنے کی توفیق پائی۔

آپ طالب علم ہی تھے کہ ظاہری تعلیم کے ساتھ آپ کو دینی علوم کے حصول کا بھی شوق پیدا ہوا۔ اور دینی علوم کا شوق اس قدر غالب آ گیا کہ آپ کے کلاس فیلو بھی اور دوسرے لوگ بھی آپ کے دینی شوق اور دینی غلبہ کے قائل ہو گئے۔

گویا جوں جوں آپ ظاہری کلاسوں میں ترقی کرتے گئے۔ ساتھ ہی ساتھ دینی کلاسوں میں بھی ترقی کرتے چلے گئے۔ آپ کالج تک پہنچے تو دینی معلومات میں بھی وہی ترقی حاصل کر لی جو ہمارے دینی کالج کے طلباء نے دینی کالج میں داخل ہو کر حاصل کی۔ آپ نے دینی معلومات کے حصول کو اپنی ذاتی ترقی تک محدود نہ رکھا بلکہ ساتھ ہی ساتھ زبانی گفتگو۔ تحریری خط و کتابت۔ اخبارات میں مضامین کے ذریعہ تقاریر کے ذریعہ۔ مناظرات کے ذریعہ آپ اپنے معلومات دینی سے دنیا کو فائدہ پہنچاتے رہے

آخر آپ نے دنیاوی علوم میں اپنے لئے وکالت کی ڈگری حاصل کی۔ اور آپ وکیل بن گئے۔ مگر ساتھ ہی دینی علوم میں ترقی کر کے دینی وکیل بھی بن گئے

آپ نے حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کے لٹریچر کا محنت توجہ اور شوق سے مطالعہ کیا۔ دینی خدمت کا جب بھی آپ کو موقعہ ملا۔ آپ نے خادم دین ہونیکا مظاہرہ کیا۔ عمدہ اور پیچیدہ مسائل پر آپ نے عام فہم طریقہ پر تقاریر کر کے اپنا خادم ہونا ثابت کیا۔ جب بھی کسی دشمن اسلام اور معاند احمدیت نے اسلام پر کسی رنگ میں حملہ کرنا چاہا۔ آپ سینہ تان کر خادم اسلام بن کر اس کے مقابل پر اتر آئے اور اس قدر رپنا اثر اور رعب پیدا کر دیا کہ مخالف خادم صاحب کے نام سے ہی لرز جاتا تھا۔ یہ خدا تعالےٰ کا فضل تھا جو آپ پر ہوا۔

آپ کی وکالت کی ڈگری بھی دین کے کام آئی چنانچہ جب دوسرے وکلاء اسلام و احمدیت پر حملہ آور ہوئے۔ تو اس وقت ان کو خدمت اسلام کا وکیل بننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ایک دنیا نے اپنی آنکھوں دیکھا کہ ۱۹۵۳ء کے فسادات کے بعد جب انکوائری ہوئی۔ اور معاندین وکلاء اپنے جوہر دکھانے کے لئے میدان میں اتر آئے تو ان کا نہایت عمدگی۔ سنجیدگی اور متانت کے ساتھ زبردست اور مضبوط دلائل سے مقابلہ کرنے کے لئے یہی احمدیت کا وکیل اور خادم اسلام سینہ سپر ہوا۔ اور دلیری جرأت۔ اور بہادری سے ان کا مقابلہ کیا۔ آپ کے علمی تجربہ اور بہترین دینی وکالت سے بہرہ ور ہونیکا اعتراف خود تحقیقاتی عدالت نے کیا۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ۱۰۳)

اے موت بے سکہ تو نے ہم سے ایک قیمتی وجود کو چھینا۔ مگر ہمارے اس خادم دین نے چونکہ اپنی ساری عمر خدمت اسلام میں صرف کر دی۔ اور ہمارے حی و قیوم خدا نے ہمیں خوشخبری دے رکھی ہے کہ خدمت اسلام کرتے ہوئے وفات پانے والا مرتا نہیں۔ بلکہ زندہ جاوید ہو جاتا ہے۔ اسلئے ہم کو خادم صاحب کی ظاہری وفات کے صدمہ کے ساتھ یہ خوشی بھی ہے کہ آپ ارشاد خداوندی کے مطابق زندہ جاوید ہیں۔

آپ نے احمدیہ پاکٹ بک کے نام سے ایک ایسی جامع اور مبسوط کتاب لکھی۔ جس میں احمدیت کی صداقت اور دیگر متعلقہ امور پر بہت بڑی تعداد میں کئی ہزار ایسے دلائل جمع کر دئے کہ جو ایک طرف تو احمدیت سے متعارف ہونے والے اور علوم دینیہ میں ترقی کرنے والے کے لئے بہترین ذخیرہ کا کام دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف احمدی مبلغین کے ہاتھ میں دلائل و براہین کا ایک خزانہ ثابت ہوتے ہیں۔ یہ کتاب مسلمانوں کے ہر فرقہ کے لئے راہنمائی حاصل کرنے اور اپنی حقیقت معلوم کرنے کا ذریعہ ہے خادم صاحب مرحوم نے زندگی بھر خدمت کی۔ بے شک آپ نے اپنی جان۔ جان آفرین کی خدمت میں پیش کر دی۔ مگر آپ کی خدمت کا تحریری ریکارڈ چونکہ تا قیامت باقی رہے گا۔ اسلئے اللہ تعالےٰ قیامت تک خادم صاحب کو جزاء خیر دیتا رہے گا

ہمارے خادم نے اپنے خادم ہونے کا فریضہ تا زیست جاری رکھا۔ اے ہمارے خدا تو تا ابد اور رہتی دنیا تک۔ ان کے اجر کو جاری رکھ۔ تا جس طرح وہ اس دنیا میں ترقی کرتے رہے وہاں بھی ان کی ترقی جاری رہے۔ اور ہم میں سے ہر احمدی کو توفیق عطا فرما کہ ہم بھی تیرے دین کے سچے خادم بنیں اور ہماری زندگی تیرے دین کی خدمت میں گذرے۔ اور ہمیں موت بھی تیرے دین کی خدمت کرتے کرتے آئے۔

(آمین)

وقفِ جدید کیلئے احباب جماعت کی قربانی

چندہ وقف جدید میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چھ لاکھ چندہ کا مطالبہ فرمایا ہے۔ اور ارشاد فرمایا ہے کہ ایک لاکھ دوست ۶/- روپے سالانہ فی کس کے حساب سے اس میں حصہ لیں۔ حضور کے ارشاد کو پورا کرنے کے لئے مخلصین اپنے خاندان کے جملہ افراد کو اس تحریک میں شامل کر رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب اور مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب اور مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اپنے خاندان کی طرف سے وعدے بھجوائے ہیں۔ جو شائع ہو چکے ہیں۔

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلےٰ ثانی کی اہلیہ محترمہ عزیز بیگم صاحبہ نے اپنے خاندان کے مندرجہ ذیل افراد کی طرف سے وقف جدید میں وعدے کئے ہیں۔

۱۔ منجانب میاں غلام محمد صاحب اختر ۶—۰—۰
۲۔ " عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں غلام محمد صاحب اختر ۶—۰—۰
۳۔ عزیز مبارک احمد صاحب ۶—۰—۰
۴۔ عزیز مختار احمد صاحب ۶—۰—۰
۵۔ حمید اختر صاحب ۶—۰—۰
۶۔ منور اختر صاحب ۶—۰—۰
۷۔ مبشر اختر صاحب ۶—۰—۰
۸۔ امۃ الحبیب صاحبہ اختر ۶—۰—۰
۹۔ امۃ القیوم صاحبہ اختر ۶—۰—۰
۱۰۔ بی بی امۃ الرشید صاحبہ اختر ۶—۰—۰
۱۱۔ امۃ المجیب صاحبہ اختر ۶—۰—۰
۱۲۔ منصور احمد صاحب ۶—۰—۰
۱۳۔ مظفر احمد صاحب ۶—۰—۰
۱۴۔ محمد سلیم صاحب اختر ۶—۰—۰

اگر احباب اپنے سارے خاندان کے افراد کو اس تحریک میں شامل کریں تو چھ لاکھ کی تحریک بہت آسانی سے کامیاب ہو سکتی ہے۔ کیونکہ چھ روپے سال میں ادا کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔ ہر ماہ کی قسط بھی آسانی کے ساتھ ادا کئے جا سکتے ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی دوست خود اکیلے اس تحریک میں کم نہ ہو سکتے ہوں۔ تو کسی اور کے ساتھ مل کر چھ روپے کا وعدہ کر لیں گویا جماعت میں کوئی ایسا دوست نہیں رہنا چاہیئے۔ جس نے اس میں حصہ نہ لیا ہو۔ جماعت کراچی کی طرف سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ ایک ہزار افراد چندہ وقف جدید میں حصہ لے رہے ہیں۔ اسی طرح ملتان کی جماعت کی طرف سے مکرم اکرام اللہ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ملتان چھاؤنی کے چالیس احباب نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ تجار ربوہ کی طرف سے وقف جدید میں ۶۰۹/- روپے کے وعدے ہوئے ہیں جن میں سے نقد ادائیگی ۲۸۵/۸/۳ کر دی گئی ہے۔ نیز تجار ربوہ میں سے چار دوستوں نے زندگی بھی وقف کی ہے۔

امراء صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ دوست تحریک وقف جدید میں حصہ لیں۔ اور کوئی فرد ایسا نہ رہ جائے جس نے اس تحریک میں حصہ نہ لیا ہو۔ کیونکہ اسی صورت میں تحریک کو مکمل کیا جا سکتا ہے۔ جب جماعت کے سارے دوست اس میں شریک ہوں۔

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ مستورات کی مختصر روئیداد

(قسط نمبر ۲)

مؤرخہ ۲۷ دسمبر

محترمہ امینہ بیگم نے تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کی کارروائی شروع کی۔ صدارت کے فرائض محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد عبداللہ خانصاحب نے سرانجام دیئے۔ نظم رضیہ درد صاحبہ نے پڑھی۔ بعدہٗ سیّدہ ام متین صاحبہ نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اس دفعہ جلسہ سالانہ میں شریک ہونے کی توفیق دی۔ اس لئے آپ کو بھی چاہئے کہ آپ مرکز کی ہر بات سے کماحقہٗ فائدہ اٹھائیں اور جلسہ کی برکات سے حصہ لیں۔

آپ نے فرمایا کہ۔ جی سکول اور مسجد ہالینڈ کا چندہ ادا کرنا آپکا فرض ہے۔ اور تیسری چیز تفسیر صغیر ہے۔ اس کی خریداری میں بھی زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔

آپ نے فرمایا جلسہ سالانہ کے موقعہ پہ ہر سال صنعتی نمائش لگائی جاتی ہے۔ اس دفعہ نمائش اچھی نہیں لگی جس کی ذمہ دار آپ خود ہیں۔ اجتماع سالانہ پر نمائندگان نے ہال کی گیلری بنوانے کے لئے چندہ کا وعدہ کیا تھا مگر افسوس کہ یہ وعدہ پورا نہیں ہوا۔

آپ نے فرمایا انسانی زندگی کا کوئی نہ کوئی مقصد ہونا چاہیئے۔ خاص کر ہم لوگوں کو جنہیں خدا تعالیٰ نے ایسا مبارک زمانہ عطا فرمایا ہے اور آئندہ آنے والی نسلیں اس زمانہ پہ رشک کرینگی آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کو ایسا زمانہ نصیب ہوا۔ ہم لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر کے اپنا تن من دھن سلسلہ کے لئے قربان کر دینا چاہیئے۔

آپ نے فرمایا ظاہر اور باطن میں تبدیلی ہونی چاہیئے۔ ہمارے ایمان اخلاق میں تبدیلی ہونی چاہیئے ہم نے زندہ انسان نہیں بلکہ زندہ خدا کے ہاتھوں میں ہاتھ دیا ہے اور ہم لوگ ایک زندہ جماعت کے افراد ہیں۔ اگر ہم عملی اصلاح نہ کر سکیں تو بیعت بے فائدہ ہے جماعتی اصلاح عورتوں مردوں اور بچوں کی اصلاح کے ساتھ ہی ممکن ہے۔

آپ نے فرمایا اگر آپ چاہتی ہیں کہ ہماری قوم میں عظیم الشان تغیر پیدا ہو تو آپ اپنے بچوں کی اصلاح کریں۔ اور بچوں کی اصلاح کے لئے آپ کی اپنی اصلاح کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

بغیر کوشش کے کوئی کام نہیں ہوتا آپ کوشش کرتی جائیں۔ جتنا اسلام نے نفس کی پاکیزگی پہ زور دیا ہے۔ جتنا اسلام نے انسانی ہمدردی پہ زور دیا ہے۔ جتنا اسلام نے غیبت سے بچنے پہ زور دیا ہے اور کسی مذہب نے زور نہیں دیا۔

آپ نے فرمایا مسلمانوں میں ایک غلط خیال پیدا ہو گیا ہے کہ اخلاق کوئی چیز نہیں۔ ہم لوگ چندہ دیتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ چوری کرنا۔ جھوٹ بولنا چغلی کرنا ایک معمولی بات ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ چیزیں سب سے بڑی برائیاں ہیں۔ ان برائیوں کو چھوڑ کر ہی ہم با اخلاق بن سکتے ہیں۔

آپ نے فرمایا ہماری جماعت میں دو طبقے ہیں۔ ایک طبقہ غرباء کا ہے اور دوسرا طبقہ وہ ہے جو کماتے پیتے ہیں اور اس بات کی حیثیت رکھتے ہیں کہ اپنے بچوں کو اعلےٰ تعلیم دلائیں اور یہ لوگ زیادہ تر اپنے بچوں کو دنیاوی تعلیم پہ زور دیتے ہیں۔ ان لوگوں کو چاہیئے کہ زیادہ توجہ دینی تعلیم کی طرف دیں اور خاص کر لڑکیوں کی دینی تعلیم کی طرف توجہ دیں۔ کیونکہ ان ہی بچیوں کی گودوں سے آئندہ نسل ہو گی۔

آپ نے فرمایا۔ خلافت ایک انعام ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوازا ہے اور اگر آپ اس انعام کی قدر کریں گے تو وہ آپ کو اس سے اور زیادہ نوازتا چلا جائے گا۔ اور اگر آپ اس کی ناشکری کریں گے تو محروم کر دیئے جائیں گے۔

آخر میں آپ نے فرمایا۔ بچوں کے اندر خلافت اور نظام خلافت کے ساتھ وابستگی پیدا کریں اور ایسا تعلق پیدا کریں کہ خواہ شیطان ان پر کسی ہی طرف سے حملہ آور ہو ان کے قدم نہ لڑکھڑائیں۔

سیّدہ ام متین صاحبہ کے بعد محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ نے عورتوں کا نصب العین اسلامی تعلیم کی روشنی میں پہ اپنے

(بقیہ صفحہ ۴ پر)

خوش نصیب مجاہد

(از مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب خلیل بی۔ اے۔ شاہد)

جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی جدائی ایک قومی المیہ ہے اور ہمارے لئے نہایت ہی رنج اور تاسّف کا باعث ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تبلیغی جہاد میں جو مقام عطا کیا تھا وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی دین اور اس کے خاص فضل سے تعلق رکھتا ہے

اس قسم کے مجاہد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا اور پیشگوئی کے مصداق ہیں جس میں آپ فرماتے ہیں ؎

"وَاَرٰی تَغَیُّظَکُمْ یَفُوْرُ کَلُجَّۃٍ ۔ مَوْجٍ کَمَوْجِ الْبَحْرِ اَوْ ھِیَ جَاءِ
وَاللّٰہِ یَکْفِیْ مِنْ کُمَاۃِ نِزَالِنَا ۔ جَلَدٌ مِنَ الْفِتْیَانِ لِلْاَعْدَاءِ"

یعنی اے مخالفین کے گروہ! میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا غضب اور غصہ دریا کی طرح جوش میں ہے اور سمندر کی موج یا سخت ہوا کی لہر کی طرح ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ مگر خدا کی قسم تم یاد رکھو کہ ہمارے نوجوان بہادروں میں سے دشمنوں کے لئے ایک ہی جوان مرد کافی ہو گا۔ (انجام آتھم)

مرحوم کو تبلیغی جہاد کا جو جوش تھا اس کے ضمن میں ایک واقعہ نے مجھے بہت متأثر کیا میں ہسپتال میں آپ کی عیادت کے لئے گیا تو مجھے مخاطب کر کے فرمایا

فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجَاھِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ

یعنی اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو قاعدین پر فضیلت دی ہے۔ پھر بڑی حسرت سے کہا کہ ہم تو اب قاعدین بلکہ لیٹنے والوں میں شامل ہو گئے ہیں۔

یہ چھوٹا سا واقعہ ہے لیکن اس سے مرحوم کی قلبی کیفیت اور جوشِ تبلیغ کا قدرے اندازہ ہو سکتا ہے اور اس سے بڑھ کر آپ کی خوش قسمتی یہ ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ۳ جنوری کے الفضل میں جو خادم صاحب کا تذکرہ لکھا ہے اس میں آپ اسی آیت کریمہ کا ذکر کر کے لکھتے ہیں :۔

"چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجَاھِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ دَرَجَۃً یعنی ہم نے دین کے راستہ میں جہاد کرنے والوں کو غیر مجاہد مومنوں پر بھاری امتیاز اور بھاری درجہ عطا کیا ہے اس لئے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ خادم صاحب مرحوم کو اپنی جنت میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے گا۔"

آمین یا ربّ العالمین

پس بہت ہی خوش نصیب ہیں وہ بزرگ جنہوں نے حسب ارشاد خداوندی :۔

"مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ فَمِنْھُمْ مَنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّنْتَظِرُ"

اپنے عہد کو سچا کر دکھایا ہے۔ اور بہت ہی خوش قسمت ہیں وہ نوجوان جو اپنے آپ کو "مِنْھُمْ مَنْ یَّنْتَظِرُ" کا مصداق ثابت کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اعلیٰ علّیین میں داخل فرمائے اور ہمیں ایسے مجاہدین کے نقش قدم پہ چلنے کی توفیق دے۔ آمین ؛

جماعت احمدیہ راولپنڈی کی تعزیتی قرارداد

مؤرخہ ۳ جنوری ۱۹۵۸ء بعد از نماز جمعہ جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پہ پاس کیا گیا :

جماعت احمدیہ راولپنڈی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضؓ۔ حضرت سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب رضؓ۔ مکرم شیخ عبدالحق صاحب رضؓ اور سلسلہ کے بہادر فرزند مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم گجراتی رضؓ کی وفات حسرت آیات پہ دلی رنج و غم اور ان کے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند کرے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ عام الحزن ۱۹۵۷ء میں جماعت احمدیہ کے یکے بعد دیگرے قیمتی وجودوں کی وفات کے پیش نظر جماعت احمدیہ راولپنڈی یہ تحریک کرتی ہے کہ مجالس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ ان بزرگوں اور قیمتی وجودوں سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کو پر کرنے کے لئے اپنی کوششیں تیز تر کر دیں۔ جماعت کے نوجوانوں اور اطفال کی تربیت کا ایسا پروگرام مرتب کریں کہ ان میں سے ان بزرگان دین کی جگہ لینے والے کثرت سے پیدا ہوں

(امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

زمین خریدنے کے خواہشمند احباب کے لئے ضروری اعلان

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جنوب مشرق میں جو دو صد کنال (۲۰۰ کنال) زمین فروخت کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ یہ زمین اس وقت بحساب (۶۰۰/۰/۰ مبلغ) چھ صد روپیہ کنال ریزرو کی جا رہی ہے۔ خواہشمند احباب کے لئے موقعہ ہے کہ فوری توجہ کریں۔ اور اس رعایتی مقررہ نرخ سے فائدہ اٹھائیں۔ یعنی پوری رقم بھجوا کر زمین ریزرو کرنے کی درخواست دیں۔ خیال رہے کہ یہاں دس مرلہ اور ایک کنال کے پلاٹ ہوں گے اسلئے کم از کم دس مرلہ اور زیادہ جتنی زمین کی ضرورت ہو درخواست کی جا سکتی ہے۔

سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ

درخواستہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ عرصہ ۴ ماہ سے بہت بیمار ہے اس کی صحت کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ (مقبول احمد بھٹی محکمہ نہر۔ لائل پور)

۲۔ میرے والد چوہدری علی محمد صاحب احمدی مرالہ ضلع گجرات عرصہ دراز سے صاحب فراش ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (نصیر احمد مرالہ ضلع گجرات)

۳۔ میرا بچہ عزیزم عبدالرشید بعارضہ شدید کھانسی اور نزلہ زکام بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکمل صحت عطا فرماوے۔ (عبداللطیف بیدیانوالہ $\frac{61}{R.B}$ لائل پور)

۴۔ خاکسار عرصہ آٹھ سال سے پیٹ کے درد۔ نزلہ۔ کھانسی کی بیماری کی وجہ سے بیمار ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ (نیاز قطب احمد بٹ)

۵۔ میرے پھوپھا محمد صادق صاحب جہلم میں بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ (عبدالمومن دکاندار ربوہ)

۶۔ میری والدہ محترمہ کچھ عرصہ سے شدید طور پر بیمار ہیں۔ احباب ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (مشتاق احمد ظفر ربوہ)

۷۔ خواہرم ثریا بیگم صاحبہ علیل ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد یار بلوچ واقفِ زندگی)

۸۔ میری بچی عزیزہ ناصرہ کئی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (عبدالرحمٰن صابر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

۹۔ مکرم مولوی چراغ الدین صاحب فاضل مربی سلسلہ پشاور چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ کے ساتھ درازیٔ عمر عطا فرمائے۔ (عبدالشکور اظہر پشاور)

۱۰۔ میرے والد نواب دین صاحب نمبردار موضع مانگا ضلع سیالکوٹ بوجہ دمہ بیمار ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (دفعدار محمد شریف راولپنڈی چھاؤنی)

دعائے مغفرت

خاکسار کی بیوی چک ۳۶ شمالی ضلع سرگودھا میں فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ نہایت نیک اور پارسا خاتون تھی۔ یہاں صرف چار احمدی تھے۔ جنہوں نے نماز جنازہ پڑھی۔ احباب جماعت سے دعائے مغفرت اور جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ مغفورہ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

(محمد حسین خان ضلعدار پنشنر۔ ڈاکخانہ چک ۳۶ شمالی ضلع سرگودھا)

محترم خادم صاحب مرحوم و مغفور کی وفات پر

احمدی جماعتوں کی تعزیتی قراردادیں

مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ

مجلس علمی جامعہ احمدیہ کا مورخہ ۹/۱/۵۸ کو بروز جمعرات ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی وفات پر قرارداد تعزیت پیش کی گئی۔

یہ بھی فیصلہ ہوا کہ اس کی ایک نقل محترم خادم صاحب کے لواحقین کو اور ایک نقل الفضل کو بھجوائی جائے۔

مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی المناک وفات پر دلی افسوس اور غم کا اظہار کرتی ہے۔

محترم ملک صاحب موصوف جماعت کے ایک بہادر اور نڈر مجاہد تھے۔ تقریری و تحریری میدان کے شیر تھے۔ انہوں نے احمدیہ پاکٹ بک کی تصنیف سے جماعت کی ایک بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے اہل و عیال اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جلیل الرحمٰن رفیق بی ایس سی
سیکرٹری مجلس علمی

لوکل انجمن احمدیہ — ربوہ

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے اپنے غیر معمولی اجلاس میں مکرم و محترم جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم رضی اللہ عنہ کی بے وقت وفات پر حسب ذیل قرارداد تعزیت منظور کی ہے۔

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس محترم جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ محترم ملک صاحب موصوف سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بے لوث خدمت کرنے والے نڈر مجاہد تھے۔ اللہ تعالےٰ اس پرجوش خادم احمدیت کو غریق رحمت کرے اور جنت میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

ہم ممبران لوکل انجمن احمدیہ ربوہ دعا کرتے ہیں کہ خادم صاحب کی بے وقت وفات پر جماعت میں جو خلا واقع ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسکو احسن رنگ میں پورا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(جنرل سیکرٹری لوکل انجمن ربوہ)

خانیوال

مورخہ ۳/۱/۵۸ بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ خانیوال کا جلسہ زیر صدارت حکیم انور حسین صاحب برکان مرزا احمد دین صاحب سیکرٹری اور عامہ منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے سے پاس ہوا۔ جلسہ ہذا ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم گجراتی ایڈووکیٹ کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمادے۔ نیز دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ جماعت کو اس کا نعم البدل عطا فرمادے اور مرحوم کی اولاد کو اس کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمادے

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
خانیوال

پشاور

جماعت احمدیہ پشاور کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت خان شمس الدین خان صاحب امیر جماعت مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں بعد از نماز جمعہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا

۱۔ جماعت احمدیہ پشاور کا یہ خصوصی اجلاس احمدیت کے بہادر فرزند اور حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جاں نثار سپاہی مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور ان کی وفات کو ایک قومی صدمہ تصور کرتا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور آپ کے جملہ لواحقین سے دلی تعزیت کرتے ہوئے ان کے اس غم میں برابر کا شریک ہے۔ خداوند تعالےٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور آپ کی وفات کی وجہ سے جو جماعت میں خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اس کو پر کرنے کے اپنے خاص فضل و رحم سے سامان پیدا فرمائے۔ آمین۔

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پشاور

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی وصی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ کو اطلاع کر سکے (سیکرٹری)

نمبر ۱۴۷۴۷

میں بلقیس بیگم زوجہ حافظ محمد یوسف صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ غلام نبی حال چک ۲۴۵ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۱/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ ۳۲/- روپے۔ کانٹے قیمت ۷۰/- روپے کل میزان ۱۰۲/- روپے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ میری بوقت وفات جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا بلقیس بیگم موصیہ زوجہ حافظ محمد یوسف صاحب ۳/۱۱/۵۷
گواہ شد عبد السلام برادر موصیہ چک ۲۴۵ ضلع منٹگمری ۳/۱۱/۵۷
گواہ شد حافظ محمد یوسف ۶۱۵۹ خاوند موصیہ چک ۲۴۵ ضلع منٹگمری ۳/۱۱/۵۷

نمبر ۱۴۷۵۰

میں ریشم بی بی زوجہ چوہدری دین محمد صاحب قوم جٹ ونیس پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۴۲ ج ب آدا ڈاکخانہ خاص براستہ گوجرہ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۸/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

حق مہر مبلغ سات صد روپیہ جو میں نے خاوند سے بصورت زیور وصول پایا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

راقم الحروف سید محمد امین شاہ معلم حلقہ کنھووال چک ۳۱۲ ج ب۔ ڈاکخانہ چک ۳۱۴ ج ب براستہ گوجرہ ضلع لائلپور ۱۳/۸/۵۷
الامۃ:۔ نشان انگوٹھا ریشم بی بی زوجہ چوہدری دین محمد چک ۳۴۴ ج ب آدا ڈاکخانہ خاص براستہ گوجرہ ضلع لائلپور
گواہ شد دین محمد خاوند موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد نور محمد ولد مہر دین چک ۲۹۷ ج ب نشان انگوٹھا ڈاکخانہ گوجرہ ضلع لائلپور

نمبر ۱۴۷۴۴

میں عبد الستار ولد محمد حسن صاحب قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ہڑپہ۔ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری۔ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۰/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت دو ایکڑ اراضی مستقل الاٹ ہو چکی ہے جو ساکن دودہ ساہیوال تحصیل و ضلع منٹگمری میں واقع ہے۔ جس کی قیمت ۲۰۰۰/- روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میری بوقت وفات جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

الراقم۔ سید عزیز احمد شاہ مربی منٹگمری ۱۶/۱۰/۵۷
العبد۔ عبد الستار بقلم خود ہڑپہ ضلع منٹگمری ۱۶/۱۰/۵۷
گواہ شد۔ غلام رسول ولد رحمت خان بقلم خود ہڑپہ ضلع منٹگمری۔
گواہ شد نشان انگوٹھا عبد الرحیم المعروف جرنیل ہڑپہ ضلع منٹگمری

نمبر ۱۴۷۴۹

میں محمد ابراہیم ولد چوہدری دین محمد قوم راجپوت پیشہ دوکانداری عمر تقریباً باون سال پیدائشی احمدی ساکن گھیانہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

(۱) میں مشرقی پنجاب سے بصورت مہاجر گھیانہ میں آباد ہوا ہوں۔ میری منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ میری دوکان کی آمد پر ہے

(۲) میری دوکان کی ماہوار آمد مبلغ ۸۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں (۳) اگر میرے مرنے پر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی (۴) میں اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو دیتا رہوں گا۔

العبد:۔ محمد ابراہیم بقلم خود نمک فروش لوہارا بازار گھیانہ ضلع جھنگ
گواہ شد محمد رمضان سیکرٹری مال بقلم خود جماعت گھیانہ ضلع جھنگ ۱/۱۰/۵۷
گواہ شد ماسٹر فضل محمد ریٹائرڈ مدرس گھیانہ جھنگ۔ بقلم خود ۱/۱۰

نمبر ۱۴۷۱۹

میں عائشہ بی بی زوجہ غلام محمد صراف قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن محلہ سالو گوجر ڈاکخانہ سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ صوبہ ویسٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ اکتوبر ۱۹۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں میں حق مہر ۱۳۲/- اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ میری منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) کڑے طلائی وزنی دس تولہ ۱۱۰۰/- روپیہ
(۲) گنٹھے طلائی وزنی ۴ تولہ قیمتی ۴۰۰/- روپیہ
(۳) کانٹے طلائی ۲ تولہ قیمتی ۲۰۰/- روپیہ
(۴) بٹن طلائی وزنی ۲ تولہ قیمتی ۲۰۰/- روپیہ
(۵) کلپ و مندری (انگوٹھی) طلائی وزنی ۱ تولہ قیمتی ۱۰۰/- روپیہ (کل زیور قیمتی ۲۰۰۰/- روپے)

اس زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ مجھے ۱۰/- روپے اپنے خاوند سے بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر کوئی رقم حصہ جائیداد میں سے اپنے مرنے سے پہلے ادا کر دوں وہ میری وصیت سے منہا کی جاوے گی ۷/۱۰/۵۷ مطابق ۱۲ ربیع الاول

الامۃ:۔ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ میاں غلام محمد صاحب صراف محلہ سالو گوجر سیالکوٹ شہر نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ فضل الدین پنشنر موصی ۴۳۶۷ سیالکوٹ شہر محلہ حکیم حسام الدین صاحب
گواہ شد:۔ میاں غلام محمد صراف محلہ سالو گوجر سیالکوٹ شہر خاوند موصیہ وصیت ۵۳۸۹۔

نمبر ۱۴۷۴۳

میں ہاجرہ خاتون بیوہ سخاوت حسین صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۳۱ء ساکن ربوہ دار الصدر غربی ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے انگوٹھی طلائی قیمت ۵۰/- روپے اور کان کی بالیاں و دیگر زیورات طلائی وزنی ۱ ۱/۲ تولہ قیمت ایک صد پچیس روپے ہے نقد پچیس روپے کل دو صد روپے (نصف جس کا سو روپے ہوتے ہیں) اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ میرا خاوند فوت ہو چکا ہے اس لئے میرا مہر ۳۲/- روپے بذمہ خاوند مرحوم ہے۔ مہر ۳۲ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کر دوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔

الامۃ:۔ نشان ہاجرہ خاتون (بیت السخاوت محلہ دار الصدر غربی ربوہ)
گواہ شد:۔ شیخ نذیر احمد بشیر شاہد جامعۃ المبشرین ربوہ۔ ۲۹/۱۲/۵۷
گواہ شد۔ مرزا محمد حسین ٹیچی سیح بیت السخاوت ربوہ ۲۹/۱۲/۵۷

نمبر ۱۴۷۳۰

میں عبد الرحیم المعروف جرنیل ولد نتھو خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ہڑپہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۰/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد ۲ ۱/۲ ایکڑ اراضی مستقل الاٹ ہو چکی ہے۔ جو چک نمبر ۱۸ میں واقع ہے۔ نزد ہڑپہ تحصیل و ضلع منٹگمری جس کی قیمت اس وقت ۲۵۰۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میری بوقت وفات جو جائیداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی

العبد:۔ نشان انگوٹھا: عبد الرحیم المعروف جرنیل ہڑپہ ضلع منٹگمری
گواہ شد:۔ فیروز الدین خان بقلم خود ہڑپہ ضلع منٹگمری ۶/۱۰/۵۷
گواہ شد احمد علی خان بقلم خود
گواہ شد:۔ غلام رسول ولد رحمت خان بقلم خود ہڑپہ ضلع منٹگمری

ایک غلط خبر اور اس کی تردید

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو تقریر ارشاد فرمائی تھی۔ ڈان اور بعض دوسرے اخبارات میں ایک خبر رساں ایجنسی کے حوالہ سے اس کا جو خلاصہ چھپا ہے اس میں بعض ایسے الفاظ آپ کی طرف منسوب کئے گئے ہیں جو آپ نے اس موقع پر ہرگز نہیں فرمائے تھے۔ چنانچہ بھارت کے اخبار "ملاپ" نے اپنی ۱۱ر جنوری کی اشاعت میں ایسے ہی اُن کہے الفاظ کو توڑ مروڑ کر یہ اثر ڈالنے کی کوشش کی ہے کہ گویا حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ ہم بزورِ شمشیر دوبارہ قادیان کو حاصل کریں گے۔ حالانکہ وہ ستر ہزار سے بھی زائد افراد جو جلسہ میں موجود تھے گواہ ہیں کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنی تقریر میں ہرگز کوئی ایسا فقرہ یا لفظ نہیں کہا جس سے ایسے کسی عزم کا اظہار ہوتا ہو یا اس کی طرف کوئی خفیف سے خفیف اشارہ بھی نکلتا ہو۔

پھر "ملاپ" نے ایسے ہی اُن کہے الفاظ پر رنگ آمیزی کر کے جماعت احمدیہ کے خلاف جس غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے وہ اپنی جگہ بالکل غیر معقول ہے۔ جماعت احمدیہ کے پاس ایسے کون سے وسائل ہیں کہ جن کی مدد سے وہ کسی ملک پر حملہ آور ہو سکتی ہے۔ نہ اس کے پاس حکومت ہے نہ اور کوئی دنیوی طاقت حتیٰ کہ تلواریں بھی نہیں۔ ایسی صورت میں اس پر بزور کوئی علاقہ حاصل کرنے کا الزام لگانا اور شدید خطرہ ظاہر کر کے اپنی قوم کو خوفزدہ کرنا خود اپنی بزدلی ظاہر کرنے کے مترادف ہے۔ ہم اپنے اس بھارتی معاصر سے یہی کہیں گے کہ اس نے مذکورہ تقریر کے ضمن میں ایک اَن کہی بات کا بتنگڑ بنا کر کسی دوسرے پر تو کیا خود اپنی قوم پر بزدلی کا الزام لگایا ہے۔ اس نے جو چیخ و پکار کی ہے اس پر دنیا یہی کہے گی کہ کیا واقعی وہ قوم جس کا یہ اخبار نمائندہ ہے اس قدر بزدل اور کمزور ہے کہ وہ ایک چھوٹی سی امن پسند جماعت سے جس کو دنیوی لحاظ سے کوئی طاقت حاصل نہیں اس قدر خطرہ محسوس کر رہی ہے پس "ملاپ" نے ایسی قابلِ اعتراض روش اختیار کر کے اپنے ملک کی خدمت کرنا تو کجا اُلٹا اسے نقصان پہنچایا ہے۔

ہم ایک دفعہ پھر اس خبر کی تردید کرتے ہوئے جہاں دوسرے اخباروں سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ آئندہ احتیاط سے کام لیں گے وہاں اپنے اس بھارتی معاصر سے بھی توقع رکھتے ہیں کہ وہ آئندہ ایسی روش سے احتراز کرے گا جو اس کی اپنی قوم اور ملک کے لئے بدنامی کا موجب ہے۔ (ادارہ)

ولادت

مورخہ ۱۳ر جنوری ۱۹۵۵ء بروز جمعرات اللہ تعالیٰ نے مکرم محمد صدیق صاحب شاکر ناظم خدمتِ خلق مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ میاں غلام نبی صاحب (کمپوزیٹر) کی پوتی اور میاں چراغ دین صاحب صدر حلقہ سنت نگر لاہور کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور وہ دونوں خاندانوں کے لئے قرۃ العین بنے۔ آمین۔

(شیخ مبارک محمود پانی پتی)

بزم اُردو تعلیم الاسلام کالج کا اجلاس

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیرِ اہتمام جناب ڈاکٹر وزیر آغا صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ مورخہ ۱۵ر جنوری ۱۹۵۵ء سوا ایک بجے بعد دوپہر کیمسٹری تھیٹر میں

"غزل کا مزاج"

کے موضوع پر اپنا مقالہ ارشاد فرمائیں گے۔ اربابِ ذوق سے شرکت کی گذارش ہے۔

(معتمد بزم اردو)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ مستورات کی مختصر رُوئیداد

(بقیہ صفحہ ۵)

خیالات کا اظہار کیا

محترمہ نصیرہ نزہت نے فرمایا عورت صرف خانہ داری کے لئے نہیں۔ انسان اپنی زندگی کے تین دوروں میں سے گزرتا ہے ایک وہ زمانہ جو عہد طفلی کا ہے۔ دوسرا زمانہ لڑکپن کا ہے جس میں انسانی زندگی کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر لڑکے کو تعلیم دلوائی جائے تو ایک فرد کو تعلیم ملے گی۔ لیکن اگر آپ ایک عورت کو تعلیم دلواتے ہیں تو پورے خاندان کو تعلیم دلاتے ہیں۔ ایک ترقی یافتہ لڑکی یقیناً بچوں کی تربیت بھی اچھی کرے گی آپ کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کریں۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایک لڑکا فجر کی نماز پڑھ رہا ہے تو اس کی ماں کو بھی ثواب ملے گا۔ اسی طرح اگر ظہر عصر مغرب اور عشاء کی نماز پڑھتا ہے تو اس کی ماں کو بھی اس کا ثواب ملے گا۔ اس لئے کہ اس کی ماں نے اس کی تربیت اچھے رنگ میں کی

محترمہ نصیرہ نزہت کے بعد محترمہ سعیدہ قاری صاحبہ نے اپنا ایک مضمون بعنوان "برکات احمدیت" پڑھا۔

۲۸ر دسمبر

کارروائی اختر بیگم کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ صدارت کے فرائض محترم بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب صدر لجنہ اماء اللہ کراچی نے سرانجام دیئے

بعدہٗ سیّدہ مہر آپا صاحبہ نے "احمدی عورت کی تعلیم کا اعلےٰ مقصد" کے عنوان سے تقریر کی۔ آپ نے فرمایا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور اسے انسان کے لئے مسخر کر دیا۔ علم کے بہت سے شعبے ہیں جن میں انسان نے ترقی کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو ہر قسم کی طاقت دی ہے۔

آپ نے فرمایا ہماری جماعت ایک عظیم الشان مقصد کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ اگر ہم اس کو نظر انداز کرتے ہیں اور اس کو ادا نہیں کرتے تو ہماری کوئی قدر و قیمت نہیں۔ ہمیں وہ علم سیکھنا چاہیئے جو کہ ثریا پر پہنچے ہوئے ایمان کو واپس لے آئے۔

حضرت سیدہ مہر آپا کے بعد محترمہ حکمت صاحبہ آف سیالکوٹ نے اپنا مضمون پڑھا۔

دعائے مغفرت

میرے والد بزرگوار الٰہی بخش خانصاحب بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خاں میں مؤرخہ ۲۸ر ۲۹ نومبر کی شب کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ نے چار لڑکے اور چار لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ والدہ صاحبہ پہلے فوت ہو گئی تھیں بڑے نیک اور مخلص اور نماز تہجد کے پابند تھے احباب مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

نادر بخش فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ